پانی کی ناپاک ٹینکی کو پاک کرنے کا طریقہ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0384

تاریخ اجراء: 27ذوالحجۃ1445ھ/04جولائی2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گھر میں زمین کے اندر پانی کی ٹینکی بنی ہوئی ہے۔ اس میں پانی موجود ہے اور اس میں سے مرا ہوا چوہا نکلا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اب اس ٹینکی کو کیسے پاک کیا جائے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اولاً تو اس مرے ہوئے چوہے اور اس کے اجزاء کو باہر نکالیں، اس کے بعد اس ٹینکی کو پاک کرنے کے درج ذیل دو طریقے اپنائے جاسکتے ہیں:

(1) اس ٹینکی میں پاک پانی ڈالتے جائیں حتی کہ وہ بھر جائے اور پانی اس میں سے باہر نکل کر بہنے لگے، تو جب ایک طرف سے پانی داخل ہو رہا ہو اور دوسری طرف سے خارج ہو جائے اور نجاست کا اثر مثلاً: بو وغیرہ زائل ہو جائے، وہ ٹینکی اور اس میں موجود پانی سب پاک ہو جائیں گے۔

(2) اس ٹینکی میں موجود سارا پانی باہر نکال کر ٹینکی خالی کر دیں اور اسے خشک ہونے دیں، جیسے ہی ٹینکی خشک ہو جائے گی اور نجاست کا اثر زائل ہو جائے گا (جیسے مذکورہ صورت میں بدبو) تو وہ پاک ہو جائے گی۔

اگر ٹینک میں پانی زیادہ ہو، تو پہلا طریقہ اپنانا زیادہ مناسب ہے کہ اس سے پانی کی بچت بھی ہے اور آسانی بھی۔ اور اگر ٹینک میں پانی کم ہو تو اس صورت میں دوسرا طریقہ اپنانا زیادہ سہل ہو گا۔ بہر حال دونوں میں سے جو بھی طریقہ اپنائیں، اختیار ہے۔

پانی کے جاری ہوتے ہی وہ پاک ہو جاتا ہے، اسی طرح کنواں یا حوض وغیرہ بھی۔ درمختار میں ہے:"ثم المختار طھارۃ المتنجس بمجرد جریانہ وکذا البئر وحوض الحمام" ترجمہ: پھر مختار یہ ہے کہ ناپاک شے محض جاری ہونے سے پاک ہو جاتی ہے، اسی طرح کنواں اور حمام کا حوض بھی۔

اس کے تحت علامہ شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں:"ای: بان یدخل من جانب ویخرج من آخر حال دخولہ وان قل الخارج، بحر" ترجمہ: یوں کہ ایک جانب سے پانی داخل ہو اور اس کے داخل ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری جانب سے نکل بھی رہا ہو، اگرچہ نکلنے والے پانی کی مقدار قلیل ہو، بحر۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج1، ص195، دارالفکر، بیروت)

جاری ہونے کی صورت میں حصول طہارت کی علت بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت فتاوی رضویہ شریف میں ائمہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:"علامہ ابن عبد البر ابن الشحنہ نے فرمایا:"لانہ صار جاریاً حقیقۃً وبخروج بعضہ وقع الشک فی بقاء النجاسۃ فلا تبقی مع الشک" (کیونکہ یہ حقیقتاً جاری ہو گیا اور بعض کے خروج سے بقیہ میں نجاست باقی رہنے میں شک واقع ہو گیا اور نجاست شک کے ساتھ باقی نہیں رہتی)، بدائع میں ہے:"وعلی ھذا حوض الحمام والاوانی اذا تنجس" (اور اسی پر حوض اور برتنوں کی پاکی کا مسئلہ متفرع ہو گا اگر یہ نجس ہو جائیں)۔" (فتاوی رضویہ، ج4، ص384، رضافاونڈیشن، لاھور)

اور پاک پانی ناپاک ٹینکی میں ڈالتے وقت ضروری نہیں کہ وہ بھری ہوئی ہو، ردالمحتار میں ہے:"ولا یلزم أن یکون الحوض ممتلئا فی أول وقت الدخول لانہ اذا کان ناقصاً فدخلہ الماء حتی امتلأ وخرج بعضہ طھر أیضا کما لو کان ابتداءً ممتلئا ماء نجساً کما حققہ فی الحلیۃ وذکر فیھا أن الخارج من الحوض نجس قبل الحکم علیہ بالطھارۃ" ترجمہ: اور پاک پانی ملانا شروع کرتے وقت یہ ضروری نہیں کہ حوض بھرا ہوا ہو، کیونکہ اگر وہ کم ہو اور پانی داخل ہونے سے بھر جائے اور بعض پانی خارج ہو جائے، تو بھی پاک ہو جائے گا، جیسے اگر شروع ہی سے نجس پانی سے بھرا ہوا ہونے کی صورت میں پاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ اس کی حلیہ میں تحقیق کی، اور اس میں یہ بھی ہے کہ حوض پر پاکی کا حکم عائد ہونے سے قبل اس سے جو پانی نکالا جائے گا ناپاک ہو گا۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج1، ص195، دارالفکر، بیروت)

ہاں پاک ہونے کے لیے نجاست کا اثر زائل ہونا ضروری ہے، جبکہ اس کے زوال میں مشقت نہ ہو، مجمع الانہر میں ہے:"وإنما قید بالجفاف؛ لأنھا لو لم تجف لا تطھر إلا إذا صب علیھا ماء بحیث لم یبق للنجاسۃ أثر

فتطھر“ترجمہ: خشک ہونے کی قید لگائی کیونکہ اگر وہ خشک نہ ہو گی تو پاک نہ ہو گی، الایہ کہ اس پر پانی بہایا جائے اس طرح کہ نجاست کا اثر باقی نہ رہے تو پاک ہو جائے گی۔ (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، ج1، ص60، دار احیاء التراث العربی)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی میں ہے: ”لأن الرائحة أثر النجاسة فلا طهارة مع بقائها إلا أن يشق“ ترجمہ: کیونکہ بو نجاست کا اثر ہے اس کے باقی ہونے سے طہارت حاصل نہیں ہوتی الایہ کہ اس کے زائل ہونے میں مشقت ہو۔ (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، ص48، دار الكتب العلميه)

رہا خشک ہونے سے ٹینکی کا پاک ہو جانا، تو اس لیے کہ زمین کے اندر موجود ٹینکی زمین، فرش اور دیواروں وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے، جنہیں زمین سے اتصال قرار حاصل ہوتا ہے، اور یہ اشیاء زمین کی طرح خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں، ہندیہ میں ہے: ”(ومنها) الجفاف وزوال الأثر الأرض تطهر باليبس وذهاب الأثر۔۔۔ ولا فرق بين الجفاف بالشمس والنار والريح والظل، كذا في البحر الرائق، ويشارك الأرض في حكمها كل ما كان ثابتا فيها كالحيطان۔۔۔ الآجرة إذا كانت مفروشة فحكمها حكم الأرض تطهر بالجفاف ۔۔۔ وإذا طهرت الأرض بالجفاف ثم أصابها الماء الصحيح أنها لا تعود نجسا“ ترجمہ: پاک کرنے کے طرق میں سے ایک خشک ہونا اور اثر کا زائل ہونا بھی ہے، زمین خشک ہونے اور اثر نجاست زائل ہونے سے پاک ہو جاتی ہے۔۔۔ اور خشک ہونے میں دھوپ، آگ، ہوا اور سایہ کسی (بھی ذریعے) کے درمیان فرق نہیں، بحر الرائق میں اسی طرح ہے، اور زمین کے اس حکم میں ہر وہ شے اس کی مشارک ہے جو زمین میں ثابت ہو، جیسے دیواریں۔۔۔ اینٹیں اگر زمین میں بچھی ہوئی ہوں، تو ان کا حکم زمین کا سا ہے، خشک ہونے سے پاک ہو جائیں گی۔۔۔ پھر خشک ہونے سے جب زمین پاک ہو گئی، پھر اس میں پانی آیا صحیح یہی ہے کہ وہ دوبارہ ناپاک نہیں ہو گی۔ (الفتاوی الھندیہ، ج1، ص44، دار الفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جد الممتار میں اس حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: ”لعل الاقرب قصر الحكم على الارض، وما اتصل بها اتصال قرار“ یعنی زیادہ قریب تر بات یہ ہے کہ نجاست خشک ہونے اور اس کا اثر جاتے رہنے سے پاکی کا حکم، زمین اور اس سے اتصالِ قرار کے ساتھ چیزوں کے ساتھ ہی خاص ہے۔ (جد الممتار، کتاب الطھارہ، ج02، ص354، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے: ”دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہونے سے پاک ہوگئے۔۔۔ اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے، تو خشک ہونے سے پاک ہے۔“ (بہار شریعت، ج 01، ص 401، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net